دل کی بات

قانون توہین رسالت میں ترمیم؟

"......کہ سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد!"

پاکستان کی موجودہ فوجی حکومت، اقتدار کی پہلی شش ماہی مکمل کر چکی ہے۔ ان چھے ماہ میں تمام تر حکومتی اقدامات اور اعلانات کا مرکزی خیال اور محوری نقطہ "تبدیلی، تبدیلی ..... اور تبدیلی" چلا آرہا ہے۔ یہ "تبدیلی" کس سمت سے آئے گی، کس نام سے آئے گی اور کس قیمت پر آئے گی؟ ان باتوں کا پتا تبدیلی کے آثار سے چلتا ہے۔ وہ "آثار" جو گزشتہ چھے ماہ میں بتدریج نمایاں ہوئے ہیں، اور جنہیں بلاتکلف، آثارِ بد کہا جانا چاہیے۔

تازہ خبر یہ ہے کہ ۲۱-اپریل (۲۰۰۰ء) کو اسلام آباد میں حقوق انسانی کے عنوان سے منعقد کیے گئے ایک کنونشن میں چیف ایگزیکٹو جنرل مشرف نے "حقوق انسانی پیکج" کا اعلان کیا ہے۔ اس پیکج کا اہم ترین حصہ یہ ہے کہ توہین رسالت کے الزام میں مقدمہ اب ڈپٹی کمشنر کی اجازت و ایماء سے درج ہوا کرے گا۔ اس بظاہر مختصر سی خبر کے باطن میں جو خبث، مخفی و پنہاں ہے وہ چھپائے نہیں چھپتا۔ ہاں یہ سچ ہے کہ "خبثِ باطن" کو دیر تک چھپایا نہیں جا سکتا۔ اور ہمارے ان نام نہاد حقوق انسانی کے، نام نہاد علم برداروں اور پاس داروں نے اس تازہ معاملے میں اخفاء و پوشیدگی کی کچھ زیادہ کوشش و کاوش بھی نہیں کی۔ اس لیے کہ

سیّاں بھئے کوتوال، اب ڈر کاہے کا؟

"کوتوالوں" کی موجودہ حکومت کو روزِ اوّل سے این جی اوز کی بیساکھیاں سہارے ہوئے ہیں۔ وہ کہ وطن دشمنی اور دین دشمنی جن کی ترجیحات اور وطن فروشی و دین فروشی جن کی روایات ہیں۔ بیسیوں پچاسوں چھوٹے چھوٹے گروہ، جو اصل میں سارے ایک ہیں، حکومت کو یرغمال بنائے ہوئے ہیں۔ ان "این جی اوز" (نان گورنمنٹل آرگنائزیشنز) کو ایک بہت بڑی "جی او" (گورنمنٹل آرگنائزیشن) کی بھرپور نصرت و اعانت اور سرپرستی و پشت پناہی حاصل ہے۔ ہماری مراد بیوروکریسی سے ہے۔ سول اور ملٹری بیوروکریسی سے! بیوروکریسی...... جو اس ملک میں سیاسی عدم استحکام، معاشی ناہمواری، گروہی و طبقاتی آویزش، تعلیمی و تہذیبی طبقاتیت اور تفرقاتی منافرت کے بیج گزشتہ باون سال سے مسلسل بو رہی ہے تاکہ ہم نسل در نسل، یہی فصلیں کاٹتے رہیں۔ بیوروکریسی کو یہ "تخم ریزی" کس نے سکھلائی؟ بد تخم سیاست دانوں نے۔ ہر بد تخم نے ہمیشہ یہی سمجھا اور یہی جانا ہے کہ اس کا بویا ہوا، کوئی اور کاٹے گا، اس کی دہکائی اور بھڑکائی ہوئی آگ میں کوئی اور جلے گا، اس کے بکھیرے ہوئے کانٹوں پر کوئی اور چلے گا۔ "کوئی اور"......... کوئی اور"..........! لیکن پتا اس وقت چلتا ہے جب سکندر مرزا کو ایوب خان، بھٹو کو ضیاء الحق اور نواز شریف کو پرویز مشرف کی صورت میں "کوئی اور" مل جاتا ہے۔ کاش کوئی اس بات کو سمجھے۔ "کوئی اور" نہیں...... تو جنرل مشرف ہی

یہ بات سمجھ پائیں۔ اے کاش وہ سنبھل جائیں۔ اس سے پہلے کہ فیصلے کی گھڑی آن پہنچے۔ اس سے پہلے کہ "کوئی اور" آن پہنچے۔ جی ہاں...... اس سے پہلے کہ اس ناپائیدار اقتدار کی ساری لذت اور ساری مہلت ختم ہو جائے۔ یکایک، یک لخت، یک بارگی، اچانک، دفعتہً اور ناگہاں! حذر اے چیرہ دستاں، حذر۔ فطرت کی تعزیریں بہت سخت ہیں۔

جنرل مشرف نے، مشرف باقتدار ہونے کے پانچ دن بعد جس سات نکاتی لائحۂ عمل کا اعلان کیا تھا، وہ لائحۂ عمل کہاں ہے؟ وہ جس میں کہا گیا تھا کہ اولاً قومی اعتماد اور مورال کی از سر نو تعمیر، ثانیاً وفاق کو مضبوط بنانا، صوبوں کے مابین رابطوں کو فروغ دینا اور قومی یکجہتی کی بحالی، ثالثاً معیشت کی بہتری کے لئے فوری اقدامات کرنا تاکہ سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہوسکے، رابعاً قانون کی حاکمیت کو یقینی بنانا اور فوری انصاف کی ترسیل، خامساً قومی اداروں سے سیاست کا خاتمہ، سادساً اقتدار کی بنیادی سطح تک منتقلی تاکہ ملکی معاملات میں عوام کی شرکت کو یقینی بنایا جائے اور سابعاً فوری اور غیر جانب دار احتساب...... نئی حکومت کا ایجنڈا ہے۔ لیکن گزشتہ چھ ماہ میں اس ایجنڈے کے "الف" اور اس لائحۂ عمل کے "لام" پر بھی عمل نہیں ہو سکا۔ ہاں "حیوانی حقوق" کی بحالی اور "حیوانی معاشرے" کی تشکیل کا کام زور پکڑتا جا رہا ہے۔ بولنے اور بھونکنے کی مکمل آزادی کا حق، حیوانی خیالات کی تشہیر، حیوانی جذبات کی تسکین اور حیوانی خواہشات کی تکمیل کا حق...... سنگ و خشت کو مقید کرنے، اور کتوں کو کھلا چھوڑ دینے کا حق، ملک کے ایک ایک حق دار اور مستحق "دوپائے" کو دیا جا رہا ہے۔ یہ مخلوقات ہمارے لیے نئی نہیں ہیں۔ ملک و ملت کے گرد منڈلاتے ہوئے کتنے ہی مردار خور گدھوں اور بھنبھناتی ہوئی غلاظت خور مکھیوں کو ہم پچھلے باون سال سے دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ان کی آنکھوں میں اختیار کی چمک اور ان کے لہجوں میں اقتدار کی کھنک ہم پچھلے چھ ماہ سے دیکھ رہے ہیں۔ یقیناً یہ ایک "تبدیلی" ہے۔ وہ جو آج تک منمناتے اور ممیاتے تھے: اب ہنہنانے، رانبھنے، خوخیانے، بغبغانے، بھونکنے اور پھنکارنے بلکہ کاٹ کھانے کو اپنا "بنیادی حیوانی حق" باور کروا رہے ہیں۔ اس لیے نہیں کہ اُن کو ہشکارنے والے، باہر بیٹھ کر برابر ہشکار رہے ہیں بلکہ اس لیے کہ...... "سیاں بھئے کوتوال اب ڈر کاہے کا"!

جنرل پرویز مشرف صاحب! ہم آپ سے جمہوریت کی بحالی کی توقع رکھتے ہیں اور نہ اس کا مطالبہ کرتے ہیں، کہ یہ ملک و ملت کی نہیں سیاست دانوں کی ضرورت ہے۔ ہم آپ سے اسلام کے نفاذ کی توقع رکھتے ہیں اور نہ اس کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ ملک و ملت کو صرف اور صرف اس کی ضرورت ہے۔ لیکن ہم جانتے ہیں کہ نفاذ اسلام کے لیے مطالبے سے بڑھ کر بھی "کچھ" درکار ہوتا ہے۔ یہ "سب کچھ" ان لوگوں کے پاس ہوتا ہے جو اللہ سے اپنی جانوں کا سودا کر چکے ہوں، جو اللہ کی راہ میں "سب کچھ" کر گزرنے پر آمادہ ہوں اور جن کا ایمان "بنیاد پرست" اور "دہشت گرد" کی گالیاں سن کر، اپنے عقیدہ و عمل پر پختہ تر ہو جائے۔ جنرل صاحب! ہمیں معلوم ہے کہ یہ "سب کچھ" ہمیں آپ کے ہاں سے نہیں ملے گا، ہمیں خود فراہم کرنا

ہوگا۔ آپ سے تو صرف ایک گزارش ہے کہ "حیوانی حقوق" کے علم بردار این جی اوز کا ایجنڈا مت اپنائیے۔ اپنا سات نکاتی ایجنڈا "بحال" کیجیے۔ جی ہاں، آپ اسے بھول چکے ہیں۔ خود کو اپنے اسی ایجنڈے تک محدود رکھیے۔ ایک لمحہ کے لیے سوچیے کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں، کیا کر رہے ہیں؟ آپ کہہ رہے ہیں کہ مخلوط طرز انتخاب بحال ہوگا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ عیسائی مشنریوں کو ان کے تعلیمی ادارے، سرکاری تحویل سے نکال کر، لوٹا دیے جائیں گے۔ آپ نے ٹیلی وژن کو بے لگام کر دیا ہے۔ آپ نے کیبل ٹی وی نیٹ ورک کو قانونی سرپرستی فراہم کردی ہے۔ یہ سب کیا ہے؟ اور اب تو آپ نے حد کر دی ہے۔ توہینِ رسالت کے مرتکب کسی بھی خبیث اور بد باطن، بد معاش اور بدزبان، کتے سے زیادہ ناپاک شخص کے خلاف مقدمہ ڈپٹی کمشنر کی اجازت سے درج ہوگا؟ جنرل صاحب! کاش آپ سمجھتے کہ یہ حکم آپ کو کوئی فائدہ نہ دے سکے گا۔ ہاں ہاں، یہ حکم توہینِ رسالت کے کسی مرتکب، اس کے کسی سرپرست کو بھی فائدہ نہ دے سکے گا۔ البتہ نقصان ضرور ہوگا۔ پہلے سے بڑھ کر ہوگا۔ اس قوم میں سچے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی ایک امتی تو ایسا ڈھونڈ لائیے، جس کے پاس گستاخِ رسول کی شکایت، ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر تک پہنچانے کی "فرصت" موجود ہو۔

مسجد احرار چناب نگر (ربوہ) میں فری آئی کیمپ

200 مریضوں کا مفت علاج مریضوں کا مفت آپریشن

20، 21، مارچ 2000ء کو مسجد احرار چناب نگر میں غریب اور نادار مریضوں کی آنکھوں کے مفت علاج کیلئے فری آئی کیمپ لگایا گیا۔ اس کا اہتمام ہمارے کرم فرما محترم ڈاکٹر اخلاق احمد صاحب نے کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب اپنے عملہ کے ساتھ امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم کی خدمت میں تشریف لائے اور خدمت خلق کے جذبہ سے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ ہم غریب مسلمانوں کا مفت علاج کرنا چاہتے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم ڈاکٹر اخلاق احمد صاحب نے اس دو روزہ کیمپ میں ادویات اور علاج کے دیگر اخراجات خود برداشت کئے۔ کیمپ میں علاقہ بھر کے 200 مریضوں نے آنکھوں کا معائنہ کرایا اور مفت دوائی حاصل کی جبکہ 9 مریضوں کا کامیاب آپریشن کیا گیا۔ اس کیمپ کا آئندہ بھی اہتمام ہوا کرے گا اور غریب و نادار افراد کا مفت علاج کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر اخلاق احمد صاحب اور ان کے معاون عملہ کو جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)